زرتشت، حالاتِ زندگی، تعلیمات و کتب

محمد سجاد *

کسی بھی ملک کے باشندوں کی طرزِ معاشرت اوران کے سیرت و کردار پر جغرافیائی حالات کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔اس لیے قبل از زرتشت ایران کے مختلف مذاہب اور سماجی رسوم کا جاننا بہت ضروری ہے تاکہ زرتشت کے حالات اور تعلیمات کی حقیقت صحیح طور پر معلوم ہو سکے۔

ہر تہذیب وتمدن اور ثقافت میں کچھ خوبیاں اور کچھ خامیاں ہوتی ہیں۔اگر اس تہذیب میں خوبیاں زیادہ ہوں تو وہ اچھی شمار کی جاتی ہے اور اگر خامیاں اور خرابیاں زیادہ ہوں تو قبیح شمار ہوتی ہیں۔یہی حال قبل از زرتشت ایرانیوں کا تھا۔ چونکہ ان کی خوبیاں ان کی خامیوں سے کم تھیں۔اس لیے اس تہذیب کو برا خیال کیا جاتا ہے۔

جہاں تک قدیم ایران کے باشندوں کی خوبیوں کا تعلق ہے تو ان میں ایک خوبی یہ تھی کہ یہ لوگ جھوٹ سے نفرت کرتے تھے اور دوسری یہ کہ مقروض ہونا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ اکثر مقروض کو جھوٹ بولنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

ایرانی قدیم کا مذہب

ہندوستانی آریایوں کو ایرانیوں کے آباؤ اجداد سندھ اور پنجاب و ایران میں ہجرت سے پہلے کوہ ہندوکش کے شمال میں بلند علاقوں پر رہتے تھے۔ پھر ان کے آباؤ اجداد نے پنجاب، سندھ اور میڈیا کی طرف ہجرت کی اور اس طرح اس خطے میں پھیلتے چلے گئے۔ چونکہ یہ شروع میں ایک قوم تھے۔اس لیے ان کا مذہب بھی ایک تھا۔لیکن بعد میں اس میں کچھ تبدیلی ضرور آئی،لیکن مشابہت برقرار رہی۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامی فکر، تاریخ وتہذیب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

مظاہر پرستی

قبل از زرتشت ایران کے لوگ ہندوستان کے آریوں کی طرح مظاہر قدرت کی پوجا کرتے تھے۔ مثلاً سورج، چاند، ستارے، آگ، پانی، طوفان، زمین وغیرہ چنانچہ ایک انگریز مصنف J.B.Noss لکھتے ہیں کہ:

"The Common people worshipped powers known as devas or shining ones of the veda. They were personifactions of the powers of nature, sun, moon, stars, earth, fire, water, and winds.(1)

''عام لوگ، ان دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ جن کا ذکر ''ویدوں'' (ہندوؤں کی مقدس کتب) میں ہوا ہے اور یہ مظاہر قدرت مثلاً سورج، چاند، ستارے، زمین، آگ، پانی اور ہوا وغیرہ کی قوتوں کے مجسمے تھے۔''

قدیم ایرانیوں کے دیوتا

ہندوؤں کے رگ وید میں دیوتاؤں کو، دیوا (Deva) کہا گیا ہے۔ اور ایران میں بھی اسی طرح دیوتاؤں کو (Deva) کہتے ہیں۔ ہندوستانی دیوتا ''مترا'' (Mitra)، وایو (Vayu)، اور ''یام'' (Yama) ایرانیوں دیوتاؤں متھرا (Mithra) ویٹا (Vata) اور یامہ (Yama) کے مشابہہ ہیں۔ اس بارے میں E.G. Prinder لکھتے ہیں کہ:

The aneient religion of persia was similar to that of the aryan Indians...... In speaking of the Hinduism it was seen that the Rigvada, Called Gods deva."(2)

''اہل فارس کا قدیم مذہب، ہندوستان کے آریاؤں جیسا تھا۔ ہندومت میں ''رگ وید'' میں بھی دیوا کو دیوتا کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔''

آریا تمام مظاہر فطرت کی پوجا کرتے تھے۔ چونکہ ہندوستانی اور ایران کے قدیم لوگ عرصے تک مشترکہ مذہب اور مشترکہ ثقافت میں حصہ لیتے رہے۔ اس لیے ایرانیوں اور ہندوستانیوں کے مذاہب میں مشترکہ عادات پائی جاتی ہیں۔ اس لیے ان میں دیوتاؤں کے نام بھی تقریباً ایک ہی جیسے تھے۔ جیسے ہندوستانیوں کا ''آشورا'' اور ایرانیوں کا ''آھورا'' ہے۔

آگ کی پوجا

اگرچہ ایرانیوں میں ''اگنی'' دیوتا کا تصور موجود نہیں تھا تاہم براہ راست آگ کا احترام اور اس کی پوجا کی جاتی تھی۔ دیوتاؤں سے قربانیاں دیتے وقت آگ جلائی جاتی تھی۔ جس طرح ہندوستان کے بہت سے معبودانِ باطل موجود تھے اسی طرح اہل ایران بھی اپنے معبودانِ باطلہ کی پرستش کرتے۔ ان کی مورتیاں بناتے تھے۔ جن کو وہ مختلف قسم کے نام دیتے تھے۔ جن کے متعلق ان کا تصور یہ تھا کہ وہ انسان پر اپنی ہیبت، احترام اور خوف سے ان کے اخلاق کی حفاظت کرتے ہیں۔

قدیم ایرانیوں کے چند مشہور دیوتاؤں میں ایک ''انتار'' (Intar) ہے۔ جس کا کام دیوؤں کا مارنا تھا اور بارش برسانا تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور مشہور دیوتا ''ارتھ'' ہے۔ جس کے متعلق یہ تصور تھا کہ وہ نظام کائنات کا دیوتا ہے۔ جس کے ذمے راستی، انصاف اور خلائی نظام ہے۔ یہ ویدک دھرم کے دیوتا ''ویتا'' سے مشابہ ہے۔ الغرض اس کے علاوہ ایرانیوں میں ارواح کی بھی پرستش کی جاتی تھی۔

چنانچہ ہم نے قدرے تفصیل سے زرتشت سے قبل، ایرانیوں کے مذاہب کا ذکر کیا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ قدیم ایرانیوں کے مذاہب اور رسوم ہندوستان کے لوگوں کے مذاہب سے مشابہ تھے۔ زرتشت کے آنے کے بعد اس میں جزوی تبدیلیاں آئیں۔

حالات زندگی

زرتشت کے حالات زندگی، تعلیمات اور عقائد کا ماخذ اس کی کتاب ''اوستا'' ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ''اوستا'' اصل حالت میں آج موجود نہیں ہے۔ اس کا کچھ حصہ دریافت ہوا ہے اس میں

بھی دعاؤں اور کچھ مناجات وغیرہ کا ذکر ہے۔اس لیے زرتشت کے حالات زندگی ،تعلیمات کا دوسرا ماخذ، قدیم عربی زبان میں مسلمان مؤرخین کی کتب ہیں جن میں اس مذہب کا کچھ ذکر ہے۔جن میں مسعودی، کی ''مروج الذھب'' طبری کی'' تاریخ الامم والملوک''، ابن اثیر کی'' الکامل فی التاریخ'' علامہ شہرستانی کی ''الملل والنحل''وغیرہ ہیں۔اس کے بعد جب مغرب میں مختلف مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع ہوا تو انہوں نے مختلف مذاہب کے بانیاں و ہادیان کی سیرت وکردار،اور تعلیمات کو جمع کرنے کی کوشش کی اس طرح زرتشت کے حالات زندگی اور تعلیمات میں سے کچھ چیزیں انہوں نے بیان کیں ہیں مگر ان کے نزدیک بھی یہ ثقہ نہیں ہیں۔ان مصنفین میں ولیم جیکسن، مارٹن ھیگ، جے بی ناس وغیرہ شامل ہیں۔

اس کے بعد کچھ مآ خذ خود پارسیوں کی تصنیف کردہ کتب ہیں جن میں ایم۔این ڈھلہ، دوسا بھائی، ستھنا اور دیگر مصنفین شامل ہیں۔ان کا خیال بھی یہی ہے کہ زرتشت کی سیرت اور حالات زندگی کا کوئی مستند ماخذ نہیں ہے۔جیسا کہ ایم۔این ڈھلہ ".History of Zorasterism" میں لکھتے ہیں:

"We know every thing of the life of Muhammad. We know something of Budha and Jesus, But we know practically nothing of the life of Zoraster." (3)

چنانچہ اب ہم مندرجہ بالا تینوں مآ خذوں یعنی عربی کتب،مغربی مصنفین اور خود پارسی مصنفین کی کتب کی روشنی میں زرتشت کے حالات اور تعلیمات کا ذکر کرتے ہیں۔

زرتشت کا قبیلہ

زرتشت سپٹنا (Spitama) کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے جو پشداڈین (Peshaddian)، خاندان کی ایک شاخ تھا۔ پہلوی زبان میں لکھی ہوئی ڈینکوڈ اور بنیڈیش (Bundehis) کی کتابوں کے مطابق زرتشت ''ھیچاناسپا'' کے پڑپوتے تھے۔پروفیسر واڈیا (Prof Wadia) لکھتے ہیں:

"His family name was spitama meaning white." (4)

''اس کا خاندانی نام سپٹناما'' تھا جس کے معنی سفید کے ہیں۔''

والدین

اوستا قدیم کے مطابق زرتشت کے والد کا نام ''پوروشپ'' اور والدہ کا نام ''دغدا'' تھا۔ چنانچہ علامہ شہرستانیؒ نے بھی اس بات کی تصریح کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

" زدادشت بن بورشپ الذی ظهر فی زمان كشتا سف، بن لهراسب الملك وابوه ، كان من آذربائيجان وامه من الری واسمها دغدو"(۵)

''زرتشت بن پورشب، بادشاہ گشتاسف بن لہراسب کے عہد میں پیدا ہوا، ان کے والد آذربائیجان اور والدہ ''ری'' کی تھیں جن کا نام ''دغدو'' تھا۔

Encyelopedia of Religion & Ethie کے مقالہ نگار کے مطابق:

"His father was according to later Avesta, pourushaspa, and his mother was Dughdova."(6)

زرتشت کا لفظی معنی

زرتشت کو ''زرتشترا'' کے نام سے ممیّز کیا جاتا ہے جسے یونانیوں نے بگاڑ کر ''زریڈیڈز'' Zaratrads بنا دیا۔ اوستا میں ممدوح کا نام ''زرتشترہ'' آیا ہے۔ لیکن مختلف زبانوں میں اختلاف قاعدہ ہجاء نے مختلف صورتیں اختیار کر لیں ہیں۔ مختلف مصنفین نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق لفظ کو ڈھالا ہے۔ مثلاً زرواددس، زراداس، زواسٹر، زرادشت، زرتشت وغیرہ اہل یورپ عموماً زوارسٹر، Zoroaster کا لفظ استعمال کرتے ہیں جو یونانی زبان سے آیا ہے۔ چنانچہ جے۔ بی۔ ناس اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

"Zoroaster the designation by which he knwon in Europe is taken from the greek Corruption of the old Irainian word Zorathushtra."

''زرتشت جو کہ زوراسٹر کے نام سے یورپ میں جانا جاتا ہے۔ یہ پرانے آریائی لفظ زوراشترا کی یونانی شکل ہے۔''

زرتشت کا معنی

زرتشت لفظ کے صحیح معنی معلوم نہیں، لیکن کئی جگہ پر غور و خوض کر کے ایک معنی نکالے جا سکتے ہیں۔ زرتشت کے لفظ کے مندرجہ ذیل معنی ہو سکتے ہیں:

① دستور
② سب سے بڑا مذہبی راہنما
③ روحانی راہنما
④ ضلع کا سب سے بڑا افسر
⑤ آگ کی پرستش کرنے والا، مذہبی راہنما

الغرض یہ تمام نام زرتشت کی عظمت اور بزرگی کو ثابت کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

پیدائش کی بشارت

زرتشت کی پیدائش کے بارے میں مختلف بشارتیں اور معجزات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً: جب زرتشت حمل میں تھا۔ پانچویں مہینے حمل سے اس کی ماں نے خواب دیکھا کہ کالے بادل نے اٹھ کر اس کا گرد گھیر لیا ہے جس سے چاند، سورج کی روشنی چھپ گئی ہے اور اس بادل سے موذی جانور، از قسم درندے، پرندے برسنے لگے۔ ان میں سے ایک درندہ نے ''دغدویہ'' کا شکم پھاڑ کر بچہ نکال لیا اور بہت سے درندے اس کے گرد ہو گئے۔ تب زرتشت کی ماں نے چاہا کہ چلائے مگر زرتشت نے منع کیا کہ خدا میرا مددگار ہے۔ پھر بارش تھم گئی۔ اس کے بعد دیکھا کہ ایک پہاڑ چمکتا ہوا آسمان سے نیچے آ رہا ہے۔ اس پہاڑ نے ابر سیاہ کو پھاڑ دیا اور درندے بھاگ گئے۔ جب وہ پہاڑ کے نزدیک آیا تو اس میں سے ایک جوان روشن باہر آیا اور زرتشت کو درندوں سے چھوڑوا کر پھر اس کی ماں کے شکم میں رکھ دیا۔ اور ''دغدویہ'' کو تسلی دی کہ کچھ خوف مت کر تیرا مددگار خدا ہے اور یہ بچہ خدا کا پیغمبر ہوگا۔ پھر وہ جوان غائب ہو گیا ''دغدویہ'' کی آنکھ کھل گئی اور اٹھ کر اپنی ہمسائی سے خواب بیان کیا۔ اس نے یہ تعبیر بیان کی کہ تیرے شکم سے بیٹا پیدا ہوگا اس کا نام زرتشت ہوگا اور پہلے پہل اس کے دشمن بہت ہوں گے مگر آخر کار وہ سب دشمن نیست و نابود ہو جائیں گے۔ (۸)

خرق عادت

زرتشت کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب پیدا ہوئے تو ہنسنا شروع کر دیا۔ان کا نام زرتشت رکھا گیا۔ یہ خبر بادشاہ وقت کو پہنچی ۔ وہ پہلے ہی آ گاہ تھا کہ ایک پیغمبر زرتشت پیدا ہوگا اور ''اہرمن'' کو جو پہلے سے جاری ہے توڑ دے گا۔اس نے کاہنوں سے یہ بات سنی تھی ۔ چنانچہ بادشاہ خود وہاں پہنچا جہاں بچہ یعنی زرتشت موجود تھا اور چاہا کہ اس بچہ کو تلوار سے قتل کرے مگر اس بادشاہ کا ہاتھ خشک ہو گیا۔(۹)

زرتشت کا زمانہ اور تاریخ

زرتشت کا ظہور کس زمانے میں ہوا اس کے بارے میں مورخین کے ہاں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔ زرتشت کے متعلق ایرانیوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور زرتشت ایک ہی شخصیت کے نام ہیں اور صحف اور ''اوستا'' ایک ہی چیز کا نام ہے۔لیکن یہ خیال غلط ہے اس نقطۂ نظر کو اسلامی دور میں آتش پرستوں نے رواج دیا تا کہ اپنے آپ کو اہل کتاب ظاہر کر کے وہ سہولتیں حاصل کریں۔ زرتشت کی تاریخ ولادت میں غیر یقینی حد تک اختلاف ہے۔ یونانی انہیں جنگ ٹروجن سے پانچ ہزار سال پہلے یا ارسطو سے چھ ہزار سال پہلے بتاتے ہیں۔علاوہ ازیں ان کی تاریخ پیدائش کے بارے میں مندرجہ ذیل تواریخ بیان کی جاتیں ہیں۔

① ٦٠٠ ق۔م سے ٦٠٠٠ ق۔م کے درمیان۔

② ان کی زندگی کے متعلق عام طور پر ٦٣٠ سے ۵۵۳ ق م کی تواریخ بیان کی جاتی ہیں۔(۱۰)

③ بعض مؤرخین کے نزدیک زرتشت کا زمانہ ۵۵۰ ق م کے لگ بھگ ہے۔(۱۱)

④ مسٹر خورشید جی، جو کہ پارسیوں میں علوم شرقیہ کے جاننے والے عالم ہیں۔ یونانیوں، یہودیوں اور مخروطی کتبوں کی سند سے اپنے ''زرتشت نامہ'' میں زرتشت کے بارے میں لکھا ہے کہ مسیح علیہ السلام سے کم از کم ۱۳۰۰ سال پہلے پیدا ہوئے۔(۱۲)

⑤ لیکن بیشتر محققین جن میں امریکی مستشرق ولیم جیکسن اور ایرانی محقق ڈاکٹر محمد معین شامل ہیں۔ان کے نزدیک زرتشت کی پیدائش ٦٦٠ ق م میں ہوئی جب کہ وفات ۵۸۳ ق م میں ہوئی۔

چنانچہ ہم ان تمام محققین کی آراء کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

طبقہ اوّل : اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو زرتشت کا زمانہ ۶۰۰۰ سال قبل مسیح بتاتے ہیں۔

طبقہ ثانی : اس میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو زرتشت شاھان سپنس اور سمپر لیس کا ہم عصر بتاتے ہیں۔

طبقہ ثالث: اس میں وہ تمام روایتیں ہیں جو زرتشت کو چھٹی صدی قبل مسیح قرار دیتے ہیں۔ (۱۳)

جائے پیدائش

جس طرح زرتشت کی پیدائش کی تاریخ میں اختلاف ہے اسی طرح اس کے مقام پیدائش کے متعلق بھی مختلف آراء ہیں۔ بعض مؤرخین کے نزدیک وہ ''بلخ'' میں پیدا ہوئے۔ جو ایران کے شمال مشرق میں ہے اور بعض کی رائے کے مطابق وہ آذربائیجان میں پیدا ہوئے جو ایران کے شمال مغرب میں ہے۔ اور بعض کے نزدیک فلسطین میں پیدا ہوئے۔ اس سلسلے میں ہم چند مؤرخین کی آراء پیش کرتے ہیں۔

۱۔ علامہ طبری اور ابن الاثیر کے مطابق زرتشت اہل فلسطین میں سے تھے۔ چنانچہ ابن اثیر لکھتے ہیں:

وكان زرادشت فيما يزعم اهل الكتاب من اهل فلسطين (۱۴)

''اور زرتشت کے بارے میں یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ اہل کتاب میں سے تھے اور ان کا تعلق فلسطین سے تھا۔''

۲۔ علامہ مسعودیؒ، حمزہ اصفہانیؒ، یاقوت حمویؒ، ابوالفداءؒ اور بلاذریؒ کا خیال ہے کہ وہ آذربائیجان سے تعلق رکھتے تھے اور خصوصاً ان کی پیدائش آرمیہ ہے۔ چنانچہ حمزہ اصفہانی لکھتے ہیں:

كشتاسف كان في سنة ثلثين من ملكه وخمسين من عمره اتاه زردشت من آذربائيجان (۱۵)

''زرتشت (ایک پیغمبر کی حیثیت سے) آذربائیجان سے، بادشاہ کشتاسف کے پاس آیا۔ جب کہ اس کو بادشاہت کرتے تیس سال اور عمر پچاس سال ہو چکی تھی۔''

معجم البلدان میں یاقوت حموی آرمیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"و بینهما (ارمیه) وبین البحیرة نحو ثلاثة امیال او اربعة ، وهی فیما یزعمون مدینة زردشت نبی المجوس (۱۶)

''ارمیہ اور بحیرہ کے درمیان تین یا چار میل کا فاصلہ ہے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ مجوسیوں کے نبی زرتشت کی جائے پیدائش ہے۔''

۳۔ الملل والنحل میں علامہ شہرستانیؒ لکھتے ہیں:

جعل (اللّٰه تعالیٰ) روح زرداشت فی شجرة انشأها فی اعلی علیین وغرسها فی قلة جبل من جبال آذربائیجان یعرف باسمو یذخر۔ (۱۷)

''اللہ تعالیٰ نے زرتشت کی روح کو ایک درخت کی صورت میں رکھا اور اس کو آذربائیجان کے پہاڑ کے قریب نصب کیا جو ''یذخر'' کے نام سے موسوم ہے۔''

الغرض جدید اور قدیم مؤرخین میں اکثریت کی یہ رائے ہے کہ زرتشت کی جائے پیدائش آذربائیجان کے کسی قصبے یا دیہات میں ہوئی۔

زرتشت کا بچپن

زرتشت کے بچپن کے متعلق ہمیں کوئی مستند بیان نہیں ملتا۔ لیکن پہلوی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پاؤراشاسپہ، کے ھوما (Homa) کی رسومات ادا کرنے اور اپنی دعاؤں میں نیکی اور خوبی کے عوض بچہ حاصل کرنے کے متعلق تمام شہر میں باتیں ہوئیں۔ اور صوبے کے گورنر نے کچھ قبیح شہریوں کے اُکسانے پر بچہ کو مارنے کا ارادہ کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے ''دارستروبو'' نے جو کہ ایران کے پارسیوں کا سردار تھا۔ بچے کو تیز آگ میں ڈال دیا۔ لیکن آگ نے انہیں جلانے سے انکار کر دیا۔ پھر انہیں گھوڑوں کے سمّوں کے نیچے روندھنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ان کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ (۱۸)

تعلیم وتربیت

جب زرتشت کی عمر سات برس کی ہوئی تو اس کے باپ ''پوروشب'' نے تعلیم کے لیے ''برزین خسرو'' کے سپرد کیا۔ ان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد زرتشت نے سیر و سیاحت سے تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے اپنے ملک کے دانش مندوں سے گفتگو کی اکثر مرکزی جگہوں کی سیر کی۔ جہاں دور دراز ملکوں کی تجارتی شاراہیں ملتی تھیں۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے اپنی جوانی میں ایک اتالیق سے تعلیم پائی۔ پندرہ برس کی عمر میں کستی (Kusti) کی مقدس رسم ادا کی۔(۱۹)

نزولِ وحی

زرتشت کے بارے میں مشہور ہے کہ سات برس خاموش رہا۔ بعض کہتے ہیں کہ زرتشت نے تیس برس تک محض پنیر پر جنگل میں زندگی بسر کی۔ اس نے تیس برس کی عمر مذہبی تیاری، عبادت، مراقبہ اور گوشہ نشینی میں گزاری۔ تیسویں سال اس کو خواب میں فرشتہ دکھائی دیا اور یہ فرشتہ اس کو خدا کے حضور میں لے گیا اس کے بعد زرتشت کو سات دفعہ الہام ہوا۔(۲۰)

سات برس کے بعد اس کی چھ فرشتوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ فرشتے رب النوع، حیوانات، آتش خاک، پانی اور درخت وغیرہ کے تھے۔ انہوں نے ان اشیاء کی حفاظت کے واسطے زرتشت کو ہدایت کی اور ان کا محافظ قرار دیا۔ اس طرح جب زرتشت کو نور مطلق کی پہچان ہوگئی اور کائنات کے اسرار و رموز سے واقف ہو گئے۔ اس کے بعد اس دین کی تبلیغ و اشاعت میں لگ گئے۔ کافی عرصہ تبلیغ کرنے کے باوجود صرف ایک شخص ''میتی و ماہ'' دین زرتشتی میں داخل ہوا۔ اب زرتشت نے بادشاہ گشتاسف کو دعوت دی۔ بادشاہ نے دین زرتشت قبول کر لیا اور اپنی پوری سلطنت میں رائج کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ایک عرب مؤرخ لکھتے ہیں:

> ''جب بادشاہ نے دین اختیار کر لیا تو اس نے اپنی رعایا کو جبراً اس دین میں داخل کیا اور جس نے انکار کیا۔ اس کو مار ڈالا۔ اس طرح دین زرتشت ایران میں پھیل گیا۔ اور اہل ایران کا یہ قومی دین ہو گیا۔ تہران میں بھی کچھ کچھ اس دین کی اشاعت ہوئی۔

ضریراور اسفندیار کی قوت بازو سے مغرب ایشیاء اور ہندوستان میں بھی یہ دین پھیل گیا بعض کا قول ہے کہ اہل یونان بھی اس دین کے کچھ معتقد ہوئے اور خود اہل یونان کا یہ قول ہے کہ افلاطون، دین زرتشتی سے متاثر ہوئے تھے۔'' (۲۱)

شادی اور اولاد

زرتشت کی بیوی کا نام ''ھووی'' (Hvovi) تھا جو، فرفشوشترہ (Frashaoshtra) کی بیٹی تھی (۲۲) زرتشت کے تین بیٹے تھے جن کے نام ایست واسترہ (Isat Vastra)، اورو ٹت نرہ (Urvatat Nara) ھورہ چیترہ (Hvare-Eithra) اور تین بیٹیاں جن کا نام فرنی (Freni)، تریتی (Thriti) اور پئوروچیتی (Pourucisti) تھا۔ (۲۳)

وفات

ایک صبح جب وہ عبادت میں مصروف تھے انہیں تیز آلے سے مار دیا گیا جوان پرار جیپ (Argasp) بادشاہ کے جرنیل ''تربارئیر (Turbaratiur)'' نے پھینکا تھا زرتشت نے بھی جواباً اپنی پائپ (Rosary) اس پر پھینکی جس سے وہ موقع پر ہلاک ہوگیا۔ اس وقت زرتشت کی عمر 77 برس تھی۔ (۲۴)

زرتشت کی شخصیت کے بارے میں رائے

زرتشت کی شخصیت کے بارے میں مؤرخین کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض زرتشت کو حکیم، سیاستدان اور بعض پیغمبر اور بعض اسے خدا کا درجہ دیتے ہیں۔

بعض مؤرخین کی رائے ہے کہ زرتشت حکیم بھی تھے۔ علامہ شہرستانی نے یہ لکھا ہے کہ بمقام ''ذماور'' زرتشت نے ایک اندھے کی آنکھ میں ایک نباتاتی عرق ڈالا اور اس سے اس کی اصل روشنی بحال ہوگئی۔ اہل یونان کے مؤرخ یہ لکھتے ہیں کہ زرتشت نے طبعیات، ہیئت اور معدنیات پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور پہلوی کتاب ''ونکارٹ'' میں لکھا ہے کہ طبابت اور علم قیافہ میں زرتشت کو کمال حاصل تھا۔

کیا زرتشت پیغمبر تھے؟ اس بارے میں بھی مؤرخین کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کے نزدیک زرتشت خدا تعالیٰ کے پیغمبر تھے اور خدا نے ان کو اہل ایران کی طرف بھیجا۔ تا کہ وہ ایک خدا کی تعلیم دیں۔ اور لوگوں کو برائیوں سے روکیں۔ اور ان کو راہ راست پر لائیں۔ بعض مستشرقین کا خیال ہے کہ زرتشت نے واضح طور پر توحید کا تصور پیش کیا اور دیگر تعلیمات بھی الہامی ادیان جیسی ہیں اس لیے یہ پیغمبر تھے۔

چنانچہ ستھنا لکھتے ہیں:

''خدا۔ ''آہورمزدا'' جو سب کچھ جانتا ہے اور اس سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں ہے اس نے نیکی کی تبلیغ کے لیے زرتشت کو پیغمبر چن لیا۔'' (۲۵)

اسی طرح ''پرینڈر'' لکھتے ہیں:

"Zorauster was a prophetic figure, whose life and teaching have been a great interest to the west."

''زرتشت ایک پیغمبر تھے جن کی زندگی اور تعلیمات مغرب والوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔'' (۲۶)

منشی خلیل الرحمان لکھتے ہیں:

''زرتشت ایک پیغمبر تھے۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح کی پیدائش کی خبر دی تھی'' (۲۷)

بعض عرب مؤرخین جن میں ہشام، طبری، ابن الاثیر شامل ہیں انہوں نے زرتشت کو بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر ''آرمیاء'' کا شاگرد قرار دیا ہے۔ علامہ ابن الاثیر لکھتے ہیں:

وکان زرداشت فیما یزعم اھل کتاب من اھل فلسطین یخدم لبعض تلامذہ آرمیا النبی (۲۸)

''زرتشت کے بارے میں یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ فلسطین کے اہل کتاب میں سے تھے اور آرمیا نبی کے شاگردوں میں سے تھے۔''

اسی طرح ایک عربی مؤرخ الدکتور حامد عبدالقادر نے اپنی کتاب کا نام ہی ''**زرادشت الحکیم بنی قدامی الایرانیین**'' رکھا ہے جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے کہ زرتشت ایک نبی تھے اور انہوں نے توحید کی تعلیم دی چنانچہ لکھتے ہیں:

إن المحققين من المؤرخين يقرون أن هذا الرجل إذا قيس بمقياس التاريخ وجب أن يعد فی صف كبار الانبياء الذين ظهروا فی شتی البئيات والعصور وأرشد والناس الی طريق الحق والخير ، ذلك لما عرف عنه من استقامة وشدة إخلاصه لربه وتفرغه لتقديسه وقوة ايمانة برسالة وشدة تحمسه فی نشر دعوته (۲۹)

اسلامی نقطہ نظر

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں تمام انسانوں کی ہدایت وراہنمائی کے لیے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر بھیجے تا کہ وہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ راست پر لائیں اور ان کو برائی سے منع کریں اور ان کو عبادت الٰہی کی تعلیم دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الجِنَّ وَالِانْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (۳۰)

''انسانوں اور جنوں کو نہیں پیدا کیا گیا مگر عبادت کے لیے۔''

جہاں تک زرتشت کے پیغمبر ہونے کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں قرآن وحدیث میں صراحتاً کوئی ذکر نہیں آیا اور نہ ہی کسی اور واقعہ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

البتہ حضور ﷺ نے مجوسیوں کے ساتھ اہل کتاب جیسا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن ساتھ ہی ان کا ذبیحہ نہ کھانے اور ان سے نکاح نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

سنوا فی المجوس سنة اهل الکتاب غیرنا کحی نسائھم ولا آکلی ذبائھم۔(۳۱)

''مجوسیوں کے ساتھ اہل کتاب جیسا سلوک کرو۔مگران کے ساتھ نکاح نہ کرواوران کا ذبیحہ نہ کھاؤ۔''

مذہب زرتشت کا دینی ادب

جس طرح زرتشت کے حالات زندگی اور تعلیمات محفوظ نہیں ہیں اسی طرح اس کا مقدس دینی ادب اور کتب بھی غیر محفوظ ہیں۔کلاسیکل محققین اور پارسی روایات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قدیم پارسیوں کا مذہبی ادب کافی وسعت کا حامل تھا۔اگرچہ''زنداوستا''مقابلتاً ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زرتشتیوں کا مقدس دینی ادب کو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔

اوستا

پہلوی زبان میں اس کا نام،اویستاک یااوستاک یااپستاک(Pstk)ہے۔سریانی میں(Bstg)اور عربی میں اوستاق،بستاق،ابستاغ،بستاہ،آبستااوراہل فارس کے نزدیک اوستا(Avesta)کے نام سے مشہور ہے۔پروفیسر گلانر(Geldner)پروفیسراندرآس(Andreas)سے نقل کرتے ہیں کہ:

''اوستا،اوپستا(Upasta)سے مشتق ہے اس کے معنی اساس،بنیاد اور متن کے ہیں۔''(۳۲)

تمام اسلامی مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اوستادین زرتشت کی کتاب ہے۔جو کہ پارسیوں کا پیغمبر تھا۔چنانچہ''مروج الذھب''میں علامہ مسعودیؒ لکھتے ہیں:

والأشھر فی نسبت زرادشت انہ زرادشت بن استان وھو نبی المجوس الذی أتاھم بالکتاب المعروف "بالزمزمة" عند عوام الناس واسمہ عند المجوس " بستاہ"۔(۳۳)

علامہ شہرستانی لکھتے ہیں:

وله كتاب قد صنفه وقيل انزل ذلك عليه وهو " زندوستا"(۳۴)

''اور زرتشت کی کتاب جس نے اسے تصنیف کیا اور بعض نے کہا کہ اس پر نازل کی گئی وہ زنداوستا ہے۔''

علامہ ابن الاثیر، زرتشت کی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

أنه صنف كتاباً طاف به الارض فما عرف احد معناه وزعم انه لغته سماوية خوطب بها وسماه "فستا، يا استا" وشرح زرادشت كتابه و سمأه "زند" ومعناه التفسير ، ثم شرح الزند بكتاب سماه " بازند" يعنى تفسير التفسير، فيه علوم مختلفة كالرياضيات ، وأحكام النجوم ، والطب ، وغير ذلك من اخبار القرون الماضيه وكتب الانبياء ۔(۳۵)

''زرتشت نے ایک کتاب لکھی جو کئی ایک ناموں سے موسوم ہے اور گمان کیا جاتا ہے کہ یہ کتب سماویہ میں سے ہے اور اس کی لغت میں ہے۔ جس کا نام 'فستا یا اوستا'' ہے زرتشت نے اس کی شرح کی جو 'زند'' کے نام سے موسوم ہوئی جس کے معنی تفسیر کے ہیں پھر ''زند'' کی شرح کی گئی جو 'پازند'' یعنی تفسیر کی تفسیر، اس میں ریاضی، النجوم، طب اور انبیاء کے واقعات وغیرہ بیان ہوئے ہیں۔''

اوستا کی کتب

اوستا میں کل اکیس کتابیں شامل ہیں جن کو 'ناسک'' (Nesk) کہتے ہیں۔ ان کو اوستا یا زنداوستا بھی کہتے ہیں۔ اوستا، اوستانی زبان جو کہ انڈیا اور یورپ کے خاندانوں کی زبان ہے اور یہ سنسکرت سے بالکل مشابہ ہیں۔ اوستا، میں جتنی بھی کتابیں شامل ہیں ان کے نام ان کے مضامین پر ہیں۔

اوستا کی کتب اوران کے مضامین

نمبر شمار	نام کتاب	تعداد (ابواب)	مضامین
۱	سوتکر Sutkar	۲۳	ادعیہ، حسنات کی فضیلت، سلوک باہمی ایک دوسرے کی مدد کرنا
۲	ورشت مانسر Varshat Mamsar	۲۲	مشتمل براصول، مذہب، توصیف زرتشت، ہدایات، تقویٰ وطہارت
۳	بغ یا بکو BAK	۲۱	فرائض مذہبی احکام الٰہی، دوزخ سے بچنے اور جنت حاصل کرنے کی تدابیر
۴	دامدات Damdat	۲۲	دُنیاوعقبےٰ کا حال، ہردوجہاں کے رہنے والوں کا ذکر، الہاعات متعلقہ آسمان، زمین، پانی، درخت، آگ، انسان اورحیوان کے قیام اور حساب وکتاب
۵	ناتر Natar	۳۵	علم ہیئت، نجوم، جغرافیہ،
۶	پاچک پازگ Pajag	۲۲	ماکولات، مشروبات حلال وحرام
۷۔	رتودات ائیتگ Rato-dat-Aitag	۵۰	اعیان دُنیا مثلاً سلاطین، موبدوغیرہ کے متعلق بیانات تھے

۸	برِیش Barish	٦٠	سلاطین وحکام وعمال کا ہدایت نامہ مختلف صنعتوں کا تذکرۃ، جھوٹ بولنے کی وعید
۹۔	کشکیسروب Kashkisreb	٦٠	علم طبعیات والٰہیات وغیرہ
۱۰۔	ویشتاسپ ساست Vishtasp-Sast	٦٠	شاہ گشتاسپ کی سلطنت، اُس کا یہ دین اختیار کرنا اور دنیا میں اس کی اشاعت کی کوشش کرنے کے حالات
۱۱۔	وَتشگ Vashtag	۳۳	مناقب فرشتگان مقرب
۱۲۔	چیترہ دات Citradat	۲۲	چھ حصوں میں منقسم تھی، حصہ اوّل میں وحدت وجود، ارکان مذہب، زرتشت اور شریعت زرتشت تھی۔ دوم میں رعایا کے فرائض اور اپنے بادشاہ کی نمک حلالی وخیر خواہی کی فضیلت تھی۔ سوم میں نیکیوں کی جزا اور دوزخ سے بچنے کا بیان تھا۔ چہارم میں علم زراعت، نباتات وغیرہ کا تذکرہ تھا۔ پنجم دنیا کے اہل حرفہ اور عام پیشوں کا تذکرہ
۱۳۔	سپند Spend	٦٠	ان معجزات کا ذکر تھا جو زرتشت سے ظہور میں آئے
۱۴۔	بغان یشت Bakan-Yast	K,	مقدس آدمیوں کی توصیف

۱۵۔	گنبا سر نیجت Gonba-Sar-Nijat	۶۵	قریب رشتہ داروں میں نکاح کی ترغیب حیوانوں کا ذکر ان کی پرورش اور علاجوں کا ذکر
۱۶۔	نیکاتوم Nikatum	۵۴	حلال وحرام میں
۱۷	ہوسپارم Husparam	۵۴	طب، ہیت وغیرہ میں
۱۸	سکاتوم Sakatum	۵۲	دیوانی وفوجداری احکام، حدود مملکت قیامت کے ذکر میں
۱۹	وندیداد Vendidad	۲۲	ہر قسم کی ناپاکیوں اور ان کے رفع کرنے کے احکام اور ان سے جو خرابیاں دنیا میں پیدا ہوتی ہیں ان کا تذکرہ ہے۔
۲۰۔	ھادخت Hadoxt	۳۰	کائنات اور عجائبات عالم میں
۲۱	ستوت یشت	۳۳	مناقب فرشتگان مقرب

مارٹن ھیگ لکھتے ہیں کہ:

''مندرجہ بالا اکیس کتابیں جو بیان ہوئیں، ان میں صرف ''وندیداد'' بالکل مکمل ہے۔ جب کہ ''وشتاسپ ستو، ھاوخت، اور بگو'' بھی کچھ مکمل ہیں لیکن پوری طرح معلوم نہیں اور باقی کتابیں بڑی تعداد میں ہمیشہ کے لیے گم ہوگئیں اور آج کل پارسی جو کتاب استعمال کررہے ہیں۔ وہ ''زنداوستا'' ہے جو کہ اصل میں ''وندیداد'' ہے۔(۴۷)

ان اکیس کتابوں میں ''یسنا'' اور ''ویسپرد'' شامل نہیں ہیں اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان سے بالکل الگ کتابیں ہیں۔

یسنا

آج کل ''یسنا'' میں ۷۲ ابواب ہیں اور ۶ سے لے کر ۱۲ ابواب تک '' گاتھمبز'' کے موقع پر پڑھے جاتے ہیں۔ اور ان میں '' آہورامزدا'' کے دنیا کے تخلیق کرنے کے متعلق بتایا گیا ہے۔ ''یسنا'' کے دو حصے ہیں۔ معمولی غور کرنے سے ان کی زبان اور اقتباسات کے اختلاف کا پتہ چل سکتا ہے۔ ایک حصہ کو ہم پرانا حصہ اور دوسرے کو بعد والا حصہ ''یسنا'' کا نام دے سکتے ہیں۔ پہلا حصہ گاتھا کے طرز پر لکھا گیا ہے جب کہ دوسرا حصہ مضمون کے طرز پر ہے۔ (۳۸)

گاتھا

اوستا کا مقدس ترین حصہ '' گاتھا'' کے نام سے موسوم ہے۔ ''اوستا'' میں '' گاثا'' اور پہلوی زبان میں '' گاس'' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ یسنا میں موجود ہے یہ تعداد میں پانچ ہیں۔ اور مقابلتاً ایک چھوٹا سا حصہ عبادات، شادی بیاہ کے گیتوں پر مشتمل ہے۔ اس میں عام فلسفے، خیالات اور مابعد الطبعیات باتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔ پہلی گاتھا میں اڑتالیس گیت، دوسری میں پچپن گیت ہیں، تیسری، چوتھی اور پانچویں میں چوالیس گیت ہیں۔ یہ گیت تین لائنوں پر مشتمل ہیں۔

زرتشت کی تعلیمات

تصورِ الٰہ

زرتشت کے تصور الٰہ کے بارے میں خاصا ابہام پایا جاتا ہے۔ بعض مصنفین کے مطابق زرتشت عقیدہ توحید پر قائم رہے۔ اور خدا کو ایک مانتے تھے۔ جسے وہ '' آہورامزدا'' یا مقدس روح کا نام دیتے ہیں۔ بعض محققین کے مطابق زرتشت ثنویت کے قائل تھے اور دو خداؤں کی تعلیم دیتے تھے۔ جس میں سے ایک روحِ خیر اور دوسری روحِ شر ہے۔ بعض کے مطابق پہلے زرتشت عقیدہ توحید پر قائم تھے۔ لیکن بعد میں ثنویت کی تعلیم دینے لگے۔ زرتشت کے تصور الٰہ پر بہت کچھ لکھا گیا۔

مذہب زرتشت موجودہ مذاہب میں اپنی ثنویت کا خاص تصور رکھتا ہے۔ جو اسے دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتا ہے۔ زرتشت ازم میں اگرچہ توحید پرستی کا پہلو موجود ہے۔ مثلاً ''میکس ملر'' نے زرتشت کے متعلق یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ وہ اس عہد میں پیدا ہوا جب کہ ہندوستانی آریہ ایرانی آریاؤں سے الگ نہ ہوئے تھے اور یہ دونوں مظاہر پرستی کی پرستش کرتے تھے۔ زرتشت نے ہندوایرانی قوم کو مظاہر فطرت کی پرستش سے نکال کر واحدانیت کی تعلیم دی۔(۳۹) انسائیکلوپیڈیا آف ریجلس اینڈ اتھکس میں لکھا ہے کہ:

''زرتشت ازم کی بنیاد دعا و مناجات (عقیدہ) سے جو اسے مرکزی ایشیاء اور مشرق کی طرف ہندوستانی اور یورپین لوگوں کے مذاہب سے ممتاز اور علیحدہ کرتا ہے۔ وہ اس کا توحید پرستی پر زور دینا ہے۔ اس کی غیر معمولی اور نمایاں خصوصیت جو اسے ہندوستانی اور دنیا کے مذاہب کے سلسلے میں حاصل ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس مذہب کی جڑ و بنیاد ثنویت ہے۔ یہ دونوں پہلو مذہبی عقیدہ کی بنیاد اور جڑ ہیں۔ توحید پرستی اور ثنویت دونوں گاتھا میں موجود ہیں۔''(۴۰)

آہورامزدا(AHURAMAZDA)

زرتشت ازم میں خدائے مطلق کو''آہورامزدا'' کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اسے یزداں بھی کہتے ہیں۔ آھورامزدا تین لفظوں کا مرکب ہے۔

''آہور، مز، دا، آہورا''ہو'' سے نکلا ہے جس کے معنی مضبوط، طاقتور کے ہیں''مز'' مگ کے مشابہ ہے اس کے معنی''زیادہ'' کے ہیں''دا'' کے معنی ہیں''دینے والا یا جاننے والا''اس طرح پورے لفظ کا معنی داتا مطلق، یا زیادہ جاننے والی روح کے ہیں۔''

صفات

''آہورامزاد'' کی بہت سی صفات، یسنا اور گاتھا میں بیان کی گئی ہیں۔ آھورامزدا کی چھ بنیادی صفات وخاصیتیں ہیں۔ جس کے ذریعے وہ ان کو استان پر واضح کرتا ہے۔

①	شفقت ومہربانی	②	تقویٰ ونیکوکاری
③	خداترسی	④	حفاظت، ونجات
⑤	ہمیشگی ودوام	⑥	حکومت و بادشاہت

یسنا میں آہورامزدا کی صفات اس طریقے پر بیان کی گئی ہیں۔

① آہورامزداعقل منداور دانا بادشاہ ہے۔ (یسنا۲۶:۶)

② آہورامزداسب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ (یسنا۱۹:۴۶)

③ وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو ماضی میں ہوئیں اوران تمام کوبھی جو مستقبل میں ہوں گی وہ ان تمام اشیاء کا اندازہ اپنی معرفت کل سے کرتا ہے۔ (یسنا۴:۲۹)

④ وہ قادر مطلق حکمران ہے۔وہ پاکیزہ ہستی ہے۔ (یسنا:۶:۴۵)

اہرمن(ANGRAMYINYAUA)

اوستا میں اس کو''اینگرہ مینو'' کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے۔اینگرہ مینو' دوعناصر کا مرکب ہے۔ایک صفتی اور دوسرا اسم ذات کا نام رکھتا ہے۔اس کے معنی سیاہ یا تاریک کے ہیں۔پس نام ہی اس کے کردار کو واضح کرتا ہے۔اینگرہ مینو' ایک تاریک اور دھندلی ذہانت ہے جو کہ''آہورامزدا'' سے دشمنی رکھتا ہے۔اینگرامینو ہر بری چیز کو پیدا کرنے والا اور اُسے تقویت دینے والا ہے۔وہ شروع سے ہی''آہورامزدا'' کا مخالف ہے اور اس کے ساتھ دائمی اور متواتر جنگ جوئی میں مصرورف رہتا ہے۔جوکوئی''آہورامزدا'' اچھی چیز پیدا کرے ''اینگرومینوا'' سے تباہ وبرباد کردیتا ہے۔

اوستا میں اسے مقدس روحوں کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔اگرچہ اس کا موازنہ''یزداں'' کی مقدس روحوں یا بذاتِ خود''یزدان'' سے کیا جاتا ہے۔یہ ہرطرف تباہی و بربادی کرنے والا شیطان ہے اور دنیا میں برائی کا منبع ہے۔

رولسن جارج اپنی کتاب''دنیا کے قدیم مذاہب'' میں اینگرومینو کی درج ذیل خصوصیات بیان کرتے ہیں۔

اینگر ومینوابتداءآفرینش سے ہی آہورامزدا کا مخالف اور ہر بری چیز کا خالق اور اسے برقرار رکھنے والا ہے اور ابتداء سے ہی آہورامزدا کے ساتھ دوامی جنگ میں مصروف ہے۔ جو کچھ آہورامزدا اچھی چیزیں پیدا کرتا ہے۔ اینگرامینوا سے تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

اہرمن زمین کو بنجر کر سکتا ہے۔ اسے کانٹے دار، زہریلے پودے پیدا کرنے والی بنا دیتا ہے۔ وہ زلزلے، طوفان، ژالہ باری کی آفت، بجلی کی کڑک، بیماری اور موت پیدا کر سکتا ہے۔ آہورامزدا اس پر قابو نہیں پا سکتا۔ سوائے اس کے کہ وہ گناہ والے کاموں پر دائمی نگرانی و نظر رکھے اور ان کو پھیلنے سے روکے، ان کی شکست کا سامان کرے۔ ان دونوں بڑی ہستیوں نے کائنات کی حکومت کو اس طرح اپنے درمیان تقسیم کر لیا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی تنہا رہنے سے مطمئن نہ تھا۔(۴۲)

زرتشت کے ہاں اس کائنات میں دو حقیقتیں ہیں اور یہ اصل ہیں جو ایک دوسرے کے مدمقابل ہیں۔

علامہ شہرستانی، زرتشت کے تصور خیر و شر (تصور الٰہ) کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثم انثنوية اختصت بالمجوس حتیّٰ اثبتوا اصلين ، اثنين مدّبرين قـديمين يقتسمان الخير والشر، والنفع والضر والصلاح والفساد ، يسّمون احدهـا الـنور والثـانی الظلمة ، وبالفراسية ، يزداں ، واهرمن ، ولهم فی ذلك تفصيل مذهب وسائل المجوس كلها تدور علی قاعدتين احديهما بيان بسب امتزاج النور بالظلمة والثانية بيان سبب خلاص النور من الظلمة ، وجعلوا الامتزاج مبئدأ والخلاص معأد۔(۴۳)

علامہ ابن حزم زرتشت کے تصور الٰہ پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''فاعل و خالق عالم کے ایک سے زائد ماننے والوں کے چند فرقے ہیں یہ سب فرقے دو فرقوں کی طرف رجوع کرتے ہیں ایک فرقے کا مذہب یہ ہے کہ عالم کا مدبر سوائے

اللہ کے کوئی اور بھی ہے، سیارات سبعہ، کو مدّ بر اور ازلی مانتے ہیں ۔ اور یہ لوگ مجوس (پارسی) ہیں۔ متکلمین نے ان سے نقل کیا ہے کہ جب باری تعالیٰ کی تنہائی دراز ہوگی تو وہ گھبرانے لگا۔ گھبرانے میں کوئی بری فکر کی جو مجسم ہوگی اور ظلمت میں بدل گئی۔ اس سے ''اہرمن'' پیدا ہوا اور یہی ابلیس ہے۔ باری تعالیٰ نے اُسے اپنی ذات سے دور رکھنا چاہا مگر قادر نہ ہوسکا تو اس نے نیکیاں پیدا کر کے اس سے کنارہ کشی اختیار کی اور اہرمن نے بدی اور شر پیدا کرنا شروع کر دیا۔''

زروان ازم

زرتشت ازم کو باقاعدہ مذہبی طور پر ثنویت کے درجے پر لانے والی تحریک کو زروان ازم کہتے ہیں۔ مذہب زرتشت میں حقیقی ثنویت کو بعد میں جدید ثنویت ''یزداں بمقابلہ اہرمن'' کے کلیہ کے تحت زروان ازم تحریک نے یکجا کر دیا۔ یہ چھٹی اور چوتھی صدی قبل مسیح کے دور میں ہوا۔ زروان ازم میں ثنویت کے دو تضاد اصولوں کو روحوں میں تصور نہیں کیا گیا۔ بلکہ انہیں پیدا کرنے والے خدا کا نام دیا گیا۔ ان دونوں کے تضاد کو ایک تیسرے دور میں ختم بھی کیا گیا ہے کہ جب برائی والی قوت پر اچھائی والی قوت غالب آ جائے گی۔ اہرمن کا کردار ختم ہو جائے گا اور یزدان حکومت کرے گا۔

خلاصہ بحث

زرتشت کی تعلیمات کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ دو خداؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ ایک خیر کا خدا جس کا نام آھورامزدا (یزداں) ہے۔ اور دوسرا شر کا خدا جس کو وہ اینگرومینو یا (اھرمن) کہتے ہیں۔ زرتشت کے مطابق دنیا کا خالق ایک نہیں بلکہ دو ہیں۔ ایک وہ جس نے دنیا کی تمام مفید اور کارآمد چیزیں پیدا کیں اور دوسرا وہ جس نے تمام مُضر اور تخریبی اشیاء کی تخلیق کی۔ زرتشت جس طرح آہورمزدا کی صفات بیان کی ہیں۔ اسی طرح اس نے متعدد ارواح خبیثہ کا تصور بھی پیش کیا ہے۔

بہرحال دو خداؤں کے تصور کے باوجود زرتشت کا عقیدہ معبود ایک نزاعی مسئلہ ہے۔ بعض لوگوں کے

مطابق زرتشی مذہب پر ثنویت کا الزام نہیں لگایا جاسکتا اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ یہ ثنویت غیر محدود نہیں ہے بلکہ بالآخر فتح ''آہورامزدا'' (یزداں) یعنی خیر کی ہوگی۔ جب کہ دوسرے گروپ کا خیال ہے کہ زرتشی مذاہب میں دو خداؤں کا تصور واضح طور پر موجود ہے یہ اور بات ہے کہ دونوں خداؤں کے اختیار واضح طور پر الگ الگ متعین ہیں۔ اگر ایک طرف خدائے خیر کی عمل داری ہے تو دوسری طرف اس کے طاقتور حریف کا بھی عمل دخل ہے۔ جو نہ صرف مضر اشیاء پیدا کرتا ہے بلکہ ''آہورامزدا'' کی پیدا کردہ اچھائیوں کو ختم کرنے کے درپے رہتا ہے۔

ان دو مختلف خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو حقیقت واضح ہوتی ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ خدا تو دو موجود ہیں لیکن بہرحال شر کی حیثیت ثانوی ہے اور بالآخر فتح خیر کی ہوگی۔ اس لحاظ سے زرتشت مذہب میں ثنویت ہے بھی اور نہیں بھی۔

آتش پرستی

اس مذہب کی اعلیٰ و برتر چیز مقدس آگ ہے۔ جو کہ واضح طور پر ہندوستانی اور ایرانی مذہب کا قدیم عنصر و نشان ہے جس کو زرتشت نے گہری اخلاقی اہمیت دی ہے۔ آگ کے متعلق زرتشت نے یہ تعلیم دی کہ یہ انصاف و نیکی کا زندہ نشان ہے۔ زرتشت کے ہاں آگ، مسلمانوں کے قبلہ، عیسائیوں کی صلیب کی طرح مقدس اور قابل احترام ہے۔ مقدس آگ کے تین درجات ہیں۔ یعنی اتاش، باہرام اتاش اور ''درگاہ'' ان میں سے سب سے اہم درجہ ''باہرام اتاش'' کو حاصل ہے۔

پارسیوں نے آگ کی پوجا اور حفاظت کے لیے بہت سے آتش کدے تعمیر کیے۔ اوستا جو کہ پارسیوں کی مقدس کتاب ہے۔ اس میں ایک مستقل باب آتشکدوں کی تعمیر و تشکیل پر ہے۔ فردوسی نے ''شاہنامہ'' میں پارسیوں کے مشہور آتشکدوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اسلامی مؤرخین جن میں علامہ مسعودیؒ، علامہ شہرستانیؒ اور ابن الاثیر وغیرہ شامل ہیں۔ ان آتش کدوں کی تفصیل اپنی کتب میں دی ہے۔ پارسی سال ہا سال ان آتش کدوں میں آگ جلائے رکھتے ہیں اپنی دعاؤں اور مناجات آگ کے وسیلے سے آہورامزدا جو کہ نیکی کا خدا ہے اس کے حضور پیش کرتے ہیں۔

حوالہ جات وحواشی

1- Noss J.B, Man's Religion , New York 1956.P.435,

2- Prinder E.G. What World Religion Teach, Britain, 1963.P.115

3- Dhalla,M.N.History of Zorvoastriasism, London, 1938,Vol.I,P.13

4- Wadia A.R. Life And Teachings of Zoroaster, Madras, 1938.P.15

۵۔ شہرستانی، ابوالفتح محمد بن عبدالکریم، الملل والنحل، دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۹۹۵، ج ا، ص ۲۸۱

6- Encyclopedia of Religion And Ethics, Edinburgh, 1934,Vol,10,P.862

·7- Noss. J.B, Man's Religion, Newyork, 1936, P.436,

۸۔ مخزن المذاہب، نول کشور پریس، انڈیا، ص ۱۵۲

۹۔ نفس مصدر

10- Dhalla M.N. Op.Cit. P.13.

۱۱۔ شبلی، عبدالرحیم، تعارف زرتشت علم کارومان، ص ۷، لاہور ۱۹۴۱

12- Dasa Bhai, History of the Parises, London, 1884,P.148

۱۳۔ منشی، خلیل الرحمٰن، زرتشت نامہ، رفاہ عام سٹیم پریس، لاہور ۱۹۰۴، ص ۵۱

۱۴۔ ابن الأثیر، عزالدین ابی الحسن علی بن ابی الکریم (۵۵۵۔۶۳۰ھ)
الکامل فی التاریخ، دارالکتاب العربی، بیروت، ج ا، ص ۲۲۶

۱۵۔ اصفہانی، حمزہ، تاریخ سنی ملوک الارض والانبیاء، ۲۸، مصر، ص

۱۶۔ حموی یاقوت، معجم البلدان، ج ا، مصر، ص ۴۷

۱۷۔ شہرستانی، حوالہ مذکور، ص ۱۸۴

18- Jhalibwala, S.H., Prince of Light, Bombay, 1940, P.5

19- Noss. J.B. op,cit, P.437.

۲۰۔ عبدالسلام، محمد، حقیقت مذہب، رام پور، انڈیا ۱۹۱۱، ص ۱۸۳

۲۱۔ نفس مصدر۔

22- Encyclopaedia Britannica, London, 1984, Vol,23, P.987

۲۳۔ محمد معین، ڈاکٹر، مزدیسنا ادب فارسی، ایران ۱۹۵۹، ج ۱، ص ۱۷۰۔
۲۴۔ نفس مصدر۔

25- Sethna T.R. The Teaching Of Zorathushtira, Karachi, 1966, P.11

26- Prinder , E.G. op.cit, P.114.

۲۷۔ منشی، خلیل الرحمٰن، حوالہ مذکور، ص، ۹۰۔
۲۸۔ ابن الاثیر، حوالہ مذکور، ج ۱، ص، ۱۴۶۔
۲۹۔ محمد دین، الشریف، ڈاکٹر، الادیان فی القرآن، دار المعارف، مصر، ۱۹۸۲، ص، ۸۳۔
۳۰۔ سورۃ الطور ۵۲:۵۶۔
۳۱۔ بلاذری، احمد بن یحیٰ، امام، فتوح البلدان، قاہرہ، ۱۹۰۱، ص، ۲۷۶۔
۳۲۔ محمد معین، ڈاکٹر، حوالہ مذکور، ج ۱، ص، ۱۷۰۔
۳۳۔ مسعودی، ابوالحسن بن حسین بن علی (۳۴۶ھ) مروج الذھب فی معادن الجوھر، مصر، ج ۱، ص ۱۹۴۔
۳۴۔ شہرستانی، حوالہ مذکور، ج ۱، ص، ۱۸۶۔
۳۵۔ ابن الاثیر، حوالہ مذکور، ج ۱، ص، ۱۴۶۔
۳۶۔ منشی، خلیل الرحمٰن، حوالہ مذکور، ص، ۳۲۔

37- Martin Haugh, The History Of The Parises, London, 1878, Vol.I,P.140

38- Ibid., P.130

۳۹۔ صدیقی، مظہر الدین، اسلام اور مذاہب عالم، ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۸۰، ص ۳۸۔

40- Encyclopaedia of Religon And Ethics, Vol.15, P.581.

41- Gear, Joseph. The Wisdom of Living Religion P.2.

۴۲۔ مظہر الدین، صدیقی، حوالہ مذکور، ص، ۱۸۰
۴۳۔ شہرستانی، حوالہ مذکور ج ص، ۱۸۲